السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے شوہر نے مجھ پر طلاق کی قسم ڈالی ہے اور کہا ہے کہ تو مجھ پر میری ماں اور میری بہن کی طرح حرام ہے۔۔۔ میں حاملہ تھی اور ساتویں مہینے میں تھی۔ میرے گھر والوں نے اسے کہا کہ وہ وضع حمل سے پہلے تیس مساکین کو کھانا کھلادے۔ اور اب میں حمل وضع کرچکی ہوں اور اس کو دو ماہ بھی گزرچکے ہیں مگر میرا شوہر تنگی حالات سے دوچار ہے، اس کا ارادہ ہے کہ وہ تیس مساکین کو کھانا کھلائے گا لیکن وہ ابھی تک نہیں کھلا سکا۔ میں مسلمان اور دیندار عورت ہوں اور اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ خائف ہوں کہ کہیں اپنے شوہر کے ساتھ حرام کی زندگی ہی نہ گزارتی رہوں۔ آپ سے افادے کی امید کرتی ہوں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ جولفظ آپ کے شوہر نے بولے ہیں طلاق نہیں بلکہ ظہار ہے اس لیے کہ اس نے کہا ہے "تو مجھ پر میری ماں اور میری بہن کی طرح حرام ہے۔ اور ظہار جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا وصف بیان کیا ہے بری بات اور جھوٹ ہے۔ لہذا آپ کے شوہر پر واجب ہے کہ جو بھی اس نے کہا ہے اس کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور اسکے لیے حلال نہیں کہ وہ آپ سے فائدہ اٹھائے جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے کام نہیں کرلیتا۔ اللہ تعالیٰ نے ظہار کے کفارے کے متعلق فرمایا ہے:

وَالَّذينَ يُظٰهِرونَ مِن نِسائِهِم ثُمَّ يَعودونَ لِما قالوا فَتَحريرُ رَقَبَةٍ مِن قَبلِ أَن يَتَماسّا ذٰلِكُم توعَظونَ بِهِ وَاللَّهُ بِما تَعمَلونَ خَبيرٌ ٣ فَمَن لَم يَجِد فَصِيامُ شَهرَينِ مُتَتابِعَينِ مِن قَبلِ أَن يَتَماسّا فَمَن لَم يَستَطِع فَإِطعامُ سِتّينَ مِسكينًا ٤ ... سورة المجادلة

"جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کرلیں تو ان کے ذمہ آپس میں ایک دوسرے کو چھونے (یعنی ہم بستری) سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہے اس کے ذریعہ تم نصیحت کیے جاتے ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ ہاں جو شخص (غلام آزاد کرنے کی طاقت) نہ پائے اس کے ذمہ دو ماہ کے روزے ہیں اس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں اور جو شخص کو یہ طاقت بھی نہ ہو اس پر ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا ہے۔"

اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ آپ کے قریب آئے یا آپ سے فائدہ اُٹھائے جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے کام نہیں کرلیتا اور آپ کے لیے بھی حلال نہیں کہ آپ اسے اپنے قریب آنے دیں جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل نہیں کرلیتا۔ اور آپ کے گھر والوں کا اسے یہ کہنا ہے کہ اسے تیس مساکین کو کھانا کھلانا چاہیے غلط ہے درست نہیں۔ کیونکہ جیسا کہ آپ نے آیت سنی ہے کہ اس پر واجب یہ ہے کہ گردن آزاد کرے، اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا تو دو ماہ کے پے درپے روزے رکھے اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے۔

ایک گردن آزاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی غلام (یا قیدی) کو چھڑائے، اسے غلامی سے آزاد کرائے۔ دو ماہ کے پے درپے روزے رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ مکمل دو ماہ کے روزے رکھے، ان میں سے کوئی ایک روزہ بھی مت چھوڑے الا کہ کوئی شرعی عذر پیش آجائے مثلاً بیماری یا سفر وغیرہ اور جب عذر ختم ہوجائے دوبارہ وہیں سے باقی روزے رکھنا شروع ہوجائے جہاں سے چھوڑے تھے اور ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کی دو کیفیتیں ہیں، ایک یہ کہ یہ کسی جگہ پر کھانا رکھ دے اور مساکین کو وہاں کھانے کے لیے بلائے اور دوسری یہ کہ ان میں چاول اور دیگر وہ اشیاء جو لوگوں کی عام خوراک ہیں ہر ایک کو گندم کے ایک مد اور اس کے علاوہ دوسری اشیاء کے نصف صاع (تقریباً سوا کیلو گرام) کے حساب سے تقسیم کردے۔ (شیخ ابن عثیمین رحمة اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص479

محدث فتویٰ